اور مولوی سردار احمد صاحب گورداس پوری کے مابین بمقام بریلی ہوا تھا۔

مناظرہ کا اصل موضوع اگرچہ مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم کی ایک عبارت ہے۔ مگر مولانا نعمانی صاحب نے نہایت قابلیت سے ضمناً مسئلہ علم غیب پر بھی بڑی عمدہ بحث فرمادی ہے جس کی وجہ سے اس کتاب کی حیثیت وقتی کی بجائے مستقل ہوگئی ہے۔ دوسری خصوصیت اس مناظرہ کی یہ ہے کہ اس میں بانی مناظرہ نے جو خود غیر جانبدار ذہن کے تھے فیصلہ مولانا نعمانی کے حق میں دیا۔ یہ روئیداد مناظرہ غالباً ۱۳۵۴ھ (۱۹۳۵ء) میں طبع ہوئی تھی۔ اب دوسری مرتبہ اس کے طبع کی ضرورت یوں پیش آئی کہ وہی ہزیمت خوردہ مولوی سردار احمد صاحب قیام پاکستان کے ابتدا سے لائل پور پر اجمان ہیں۔ اور بریلی سے یہ مشغلۂ تکفیر بھی ساتھ لے آئے ہیں۔ اور اب جب کہ علم برادران فسق و فجور علم و علماء کو پورے صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے متحدہ محاذ بنائے ہوئے ہیں۔ ان حضرت کا کام فقط یہ ہے کہ گڑے ہوئے مردے اکھاڑیں۔ اور خود شیشے کے محل میں بیٹھ کر مسلمانوں پر کفر کی مشین گن چلاتے رہیں۔ اور لن ترانیاں ہانکا کریں!

چوہدری بشیر احمد خاں نے بجا طور پر اس روئیداد کی ضرورت محسوس کی۔ جس کے لئے وہ سب کے شکریے کے مستحق ہیں۔ کتاب کی اس دوسری طبع میں قابل قدر اضافہ محترم مولانا سیاح الدین صاحب کا پرمغز مقدمہ ہے۔ جو بجائے خود افادی اہمیت کا حامل ہے۔

"فتح بریلی کا دلکش نظارہ" نام شاید ۱۹۳۵ء کے حالات کے مطابق ہوگا۔ مگر اب یہ عنوان جچا نہیں اسے بدل دیا جاتا تو کیا مناسب نہ تھا۔

ہم محسوس کرتے ہیں کہ اس قسم کے لٹریچر کی اشاعت زیادہ سے زیادہ ہونی چاہیئے، اصحاب علم اور مخیر حضرات کو اس طرف ضرور توجہ دینی چاہیئے۔ ع۔ ر

درۂ محبوب | مصنفہ مولانا محمد رفیق صاحب پسروری خطیب جامع اہلحدیث پسرور

سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ۔ صفحات ۲۰۸ ۔ طباعت، کتابت گوارا۔ قیمت ۲/ عہ

ناشر۔ مکتبہ اہل حدیث پسرور، ضلع سیالکوٹ۔

اس وقت جب کہ ملک کا اوپر کا ایک طبقہ یہاں اسلام کی ہر قسم کی قدروں کے مٹانے کے درپے ہے اور بے دینی کو پھیلانے میں پوری جدوجہد کر رہا ہے ـــــ ہمارے